OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

کشمیر میں سلاطین کے عہد میں اشاعت اسلام کے لیے اولیاء اور صوفیا کا کردار

The Role of Saints and Sufis for the Propagation of Islam in Kashmir during the Age of Sultans

Dr. Anbreen Khawaja
Assistant Professor, Institute of Kashmir Studies, University of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad.

Dr. Shabnum Gull
Research Associate/ Junior Lecturer, Institute of Kashmir Studies, University of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad.

Dr. Najma Zahoor
Research Scholar, Kashmir Studies, University of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad.

Received on: 10-04-2024 Accepted on: 14-05-2024

Abstract

Kashmir, often known as the "land of dreams," enthralls and enchants people with its ageless beauty. The world has known Kashmir for its unique topography, civilization, culture, and populace since prehistoric times. Following the arrival of Muslim rulers in Kashmir, a significant influx of Islamic preachers from Central Asia contributed significantly to the structural change of the region by spreading Islam. Islam reached its zenith in Kashmir in 1339, although it was primarily introduced to the area in the eighth century. In addition to Sufis, Muslim officials, traders, and travelers were played significant role in spreading Islam. In Kashmir, Islam advanced significantly in the age of sultans. Madrasahs and Mesajid were founded in Kashmir to propagate Islamic principles. This paper mostly relies on secondary sources.

Keywords: Era of Sultans, Kashmir, Saints, Sufis, Islam

کشمیر کا تعارف

خوابوں کی سر زمین کشمیر جو اپنی خوبصورتی کی لازوال تصویر اور جاذبیت کے باعث انسانی دل کو مسحور اور تسخیر کرتی ہے۔ کشمیر کے دل نشین اور پر کیف جھیلوں، لہلاتی ندیوں اور چشموں، گنگناتے آبشاروں، فلک بوس کوہساروں، دلکش مرغزاروں، اور گل پوش وادیوں کے بہار آفرین سبزہ زار نقاش فطرت کی تخلیق کی ہوئی ایک حسین وپرکشش جنت ہے۔ اس کے نقش ونگار اتنے دل ربا، دل آویز اور دل پذیر ہیں کہ ایک بار نگاہ میں بس جائیں تو دل کی گہرائیوں میں اتر کر تجلیاں بکھیر دیں۔ جھیل ڈل کے پانی پر تیرتی ہوئی کنول شہزادیاں، پربتوں کی وادیوں

میں رہنے والی پریاں، اڑتی ہوئی خوش رنگ تتلیاں، زعفران زاروں کی خوشبوئیں، اور پر کیف سرمئی شامیں، تصویر کشمیر کے نہ جانے کتنے حسین نقش ہیں۔ ہر نقش اپنی جگہ کامل اور بے مثال ہے۔ مغل بادشاہ جہانگیر نے کشمیر کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر ان الفاظ میں تعریف کی۔ "اگر فردوس برروئے زمیں است ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است "[1]

خطہ کشمیر نے زمانے کی ہزاروں رنگیاں دیکھیں، عہد بہ عہد جنگی طوفانوں کا مقابلہ کیا اور بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے لیکن اپنی حسین تصویر پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہ آنے دی۔ ابتدا میں یہاں پر مختلف مذاہب ہندومت، بدھ مت، اور شیومت جو کہ ایک دوسرے سے برسرپیکار رہے اور اپنی اپنی تعلیمات کے ذریعے سے کشمیر پر وقتاً فوقتاً حکمرانی کی۔ آٹھویں صدی میں کشمیر میں اسلام کی آمد ہوئی اور عہد سلاطین میں اولیاء اور صوفیاء نے کشمیر بھر میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے کشمیر کی تصویر میں انسانیت کی حقیقت کا ابدی رنگ بھرا۔ سلاطین کے دور میں صوفیاء کرام اور اولیاء نے کشمیر میں روحانیت کی کئی شمعیں فروزاں کیں وہاں برائیوں کا سد باب اور نیکی کا چلن عام کیا۔ اولیاء اور صوفیاء کے فعل و قول کی یگانگت سے اسلام کو اس تیزی سے پھیلا کے مخالفین حیران رہ گئے۔ کشمیر اپنی جغرافیائی خصوصیات، ثقافت، تہذیب اور اپنے لوگوں کی وجہ سے قدیم زمانے سے ہی دنیا کے لیے مشہور ہے۔ اس کی سرحدیں ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک جیسے چین، تبت اور افغانستان وغیرہ سے بھی ملتی ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر بلاشبہ جنوبی ایشیائی ممالک میں سب سے خوبصورت خطہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے بھی نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے سے ہی وادی کشمیر نے اپنی قدرتی خوبصورتی، تہذیب، ثقافت، منفرد تاریخ کی وجہ سے صوفیاء، اولیاء، علمائے کرام، شعراء، اہل علم اور مسافروں سمیت کثیر تعداد میں لوگوں کی توجہ مبذول کرانے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے۔[2]

اسلام سے پہلے کشمیر کے مذہبی حالات

خطہ کشمیر دنیا میں جنت ارضی اور گوشہ پر سکون مشہور ہے۔ پھر نیرنگئ فطرت کے تماشاہائے گوناگون اس خطہ کو دل کش اور حسین بھی بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر میں کئی مذاہب آئے اور تصوف کے کئی دبستان کھلے۔ اسلام کی اشاعت سے پہلے کشمیر میں ناگ مت، ہندو مت، بدھ مت، اور شیومت کے مذہبی و روحانی افکار و تصورات مروج تھے۔ ان کے مذہبی پیشواؤں نے لوگوں کو ذات پات، سیاسی حالات اور رنگ و نسل کے امتیازات میں الجھا کر ان کی راہ زیست کو ناہموار کر دیا تھا۔ کشمیر کا چپہ چپہ مندروں سے بھرا پڑا تھا۔ ان مندروں میں دیوی دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی جن میں شیو، وشنو لکشمی اور سرسوتی دیوی کا راج تھا۔[3] اس راج کے خلق خدا ظلمت و جہالت کی تاریکیوں میں دھکیل دیا تھا۔ ناگ مت اس میں مظاہر فطرت کی عبادت ہوتی تھی۔ برھمن مت یہ تشدد اور معاشرتی تفریق کا مظہر تھا جس میں برہمنوں اور پنڈتوں نے پرماتما کو ایک طرح سے اپنے گھر میں ڈال لیا تھا اور سیدھے سادے کشمیری عوام کو ماتما تک پہنچنے کے لیے ان پنڈتوں اور برہمنوں سے رجوع کرنا پڑتا تھا۔ پنڈت ایک طرح سے پرماتما اور عوام کے درمیان واسطہ بن گئے تھے اور آخر کار وہ خود ماتما بن بیٹھے اور ماتما کی ذات کو پس پشت ڈال دیا۔ بدھ مت کے مذہبی افکار و تصورات نے برہمن مت کے تشدد کو کسی حد تک ختم کیا مگر بدھ مت مذہب کم اور فلسفہ زیادہ

تھااور یہ فلسفہ بھی غیر منفی غیر واضح اور پیچیدہ تھا۔ بدھ مت کے افکار و تصورات میں توانائی اور زندگی نہ تھی بلکہ یہ فنا اور موت کا درس تھا۔ اس لئے بدھ مت کے پیروکار حکمرانوں کے خاتمے کے ساتھ ہی بدھ مت لداخ کے سوا کشمیر سے ختم ہو گیا۔ شیومت، برہمن مت اور بدھ مت کے افکار و تصورات کا ملغوبہ اور مرکب تھا، جس کے مطابق شودرما تما تک پہنچ سکتے تھے۔[4]

کشمیر میں اسلام کی آمد کا پس منظر

کشمیر میں اسلام قبول کرنے کی تاریخ بڑے پیمانے پر تحریک کے طور پر اس علاقے میں مختلف صوفیوں کی پرامن کوششوں کے مترادف ہے جس کا آغاز 14ویں صدی کے اوائل سے اس خطہ کے پہلے مسلم خاندان کے قیام کے بعد ہوا۔[5] مسلم سلطنت بالآخر 1339 عیسوی میں شاہ میر کی بادشاہت میں قائم ہوئی۔ شاہ میر اور اس کا خاندان 1313 عیسوی کے آس پاس سہدیو کے دور میں کشمیر میں داخل ہوا، جس نے اسے کشمیر میں زمین عطا کی اور انتظامیہ میں اہم عہدہ دیا۔[6] کچھ ہی عرصہ میں شاہ میر نے اپنی عظیم صلاحیتوں اور حکمت عملیوں کی وجہ سے ایک نمایاں مقام حاصل کیا اور ایک اہم شخصیت کے طور پر ابھرا۔[7] یہ واضح رہے کہ کشمیر میں اسلام کی آمد ایک تاریخی عمل ہے نہ کہ اچانک تبدیلی۔ اسلام نے کشمیر میں زبردستی فتوحات سے نہیں بلکہ بتدریج تبدیلی کے ذریعے اپنا راستہ بنایا جس کے لیے بیرونی مہم جوئی، کاریگروں، تاجروں اور سپاہیوں کی آمد نے پہلے ہی حالات سازگار کر رکھے تھے۔[8] 14ویں صدی کے اوائل میں ہی کشمیریوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کی طرف لوٹنے لگی۔ اس عمل میں مختلف صوفی مشنریوں اور مقامی رشیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ مسلمان پہلے ہی مشہور صوفی سید شرف الدین، بلبل شاہ کی کشمیر آمد سے پہلے ہی کشمیر پہنچ چکے تھے۔ اس طرح اسلام کی تبلیغ کے لیے زمین صاف ہو گئی لیکن بعض ناموافق حالات کی وجہ سے تاریخ صوفیاء کے نام درج نہیں کر سکی۔[9] کشمیر میں اسلام کو پھیلانے کا سہرا بنیادی طور پر صوفیوں کو جاتا ہے، کشمیر میں دستیاب ریکارڈ کے مطابق سب سے قدیم صوفی ترکستانی سہروردی سید شرف الدین عرف بلبل شاہ کے نام سے مشہور تھے جو سوہدیو کے دور حکومت میں 1295 عیسوی میں کشمیر پہنچے تھے۔[10] کہا جاتا ہے کہ جب شیخ وادی میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھ علماء کی ایک مختصر جماعت تھی جن میں ملا احمد علامہ قابل ذکر ہیں۔[11] جو کہ بلبل شاہ کے مرید خاص تھے۔ بلبل شاہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پر رنچن شاہ ہندو حکمران نے اسلام قبول کیا تھا۔[12] کہا جاتا ہے کہ رنچن شاہ نے بلبل شاہ کی شخصیت سے متاثر ہو کر ان ہی کے زیر اثر اسلام قبول کر کے مسلم نام صدر الدین اختیار کیا۔ سلطان صدر الدین نے سری نگر میں اپنے نئے تعمیر شدہ دار الحکومت میں ایک مسجد تعمیر کی، جہاں اس نے پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی۔ یہ کشمیر میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔[13] سلطان نے دریائے جہلم کے کنارے ایک خانقاہ بھی تعمیر کروایا جسے کشمیر کا قدیم ترین خانقاہ مانا جاتا ہے۔[14]

کشمیر میں عہد سلاطین کا دور

کشمیر میں سلاطین کا عہد 1339 سے 1586 تک رہا ہے۔ شاہ میری خاندان نے 215 سال تک 1339 سے 1556 تک حکومت کی۔

i.	شاہ میری خاندان کے دور حکومت کے حکمران

نمبر شمار	بادشاہی نام	پیدائشی نام	حکومتی دورانیہ		
1	سلطان شمس الدین شاہ	شاہ میر	1339	تا	1342
2	سلطان جمشید شاہ	جمشید	3134	تا	4134
3	سلطان علاؤ الدین شاہ	علی شیر	4413	تا	6013
4	سلطان شہاب الدین شاہ	شیراشامک	6013	تا	7013
5	سلطان قطب الدین شاہ	ہندال	7813	تا	9413
6	سلطان سکندر شاہ	شنگرہ	9413	تا	4171
7	سلطان علی شاہ	میر خان	4171	تا	4231
8	سلطان زین العابدین	شاہی خان	4231	تا	4741
9	سلطان حیدر شاہ	حاجی خان	4741	تا	4751
10	سلطان حسن شاہ	حسن خان	4751	تا	4871
11	سلطان محمد شاہ	محمد خان	4871	تا	4901
12	سلطان فتح شاہ	فتح خان	4901	تا	4931
13	سلطان محمد شاہ	محمد خان	4931	تا	5011
14	سلطان فتح شاہ	فتح خان	5011	تا	4115
15	سلطان محمد شاہ	محمد خان	4115	تا	4115
16	سلطان فتح شاہ	فتح خان	4115	تا	7115
17	سلطان محمد شاہ	محمد خان	1517	تا	1527
18	سلطان ابراہیم شاہ	ابراہیم خان	1527	تا	5291
19	سلطان محمد شاہ	محمد خان	1529	تا	5371
20	سلطان شمس الدین شاہ دوم	شمس الدین	5371	تا	5381
12	سلطان اسماعیل شاہ	اسماعیل خان	5381	تا	5401

22	سلطان ابراہیم شاہ دوم	ابراہیم خان	1540	تا	5401
32	سلطان نازک شاہ	نادر شاہ	5401	تا	5511
42	سلطان ابراہیم شاہ	ابراہیم خان	4171	تا	4231
52	سلطان اسماعیل شاہ	اسماعیل خان	5511	تا	5531
62	سلطان حبیب شاہ	حبیب خان	5531	تا	5561

G. M. Mir (2006). *Kishwer-e-Kashmir* Mirpur: Rizwan Publishers. p. 116-17.

چک خاندان نے 32 سال تک کشمیر پر حکمرانی کی۔

ii. **چک خاندان کے دور حکومت کے حکمران**

نمبر شمار	بادشاہی نام	پیدائشی نام	حکومتی دورانیہ		
1	سلطان محمد ہمایوں	غازی خان چک	1554	تا	1563
2	سلطان ناصر الدین	حسین خان چک	1563	تا	1570
3	سلطان ظہیر الدین محمد علی	علی شاہ چک	1570	تا	1579
4	سلطان ناصر الدین غازی	یوسف شاہ چک	1579	تا	1580
5	-------------	سید مبارک بیہقی	1580	تا	1580
6	سلطان لوہر غازی	لوہر شاہ چک	1580	تا	1581
7	سلطان ناصر الدین غازی	یوسف شاہ چک	1581	تا	1585
8	سلطان اسماعیل شاہ	یعقوب شاہ چک	1585	تا	1586

G. M. Mir (2006). *Kishwer-e-Kashmir* Mirpur: Rizwan Publishers. p. 117.

کشمیر میں اسلام کی اشاعت میں اولیاء اور صوفیائے کا کردار

کشمیر میں اسلام کی اشاعت میں اولیاء اور صوفیوں کا بہت بڑا کردار ہے یہ سرزمین کشمیر کی خوش نصیبی تھی کہ اللہ کے نیک بندوں نے تبلیغ اسلام کے لیے اس دھرتی کو پسند کیا۔ صوفیاء نے لوگوں کو اخلاق و مذہب، نیکی و بدی، اچھائی و برائی، ایمان و کفر اور اطاعت و نافرمانی کا فرق بتایا۔ صراط مستقیم پر چلنے اعمال صالحہ اور نیک نیتی کی اہمیت بتائی، حلال و حرام کا فرق واضح کیا سچ اور جھوٹ کا معیار بتایا، گویا کہ ان کے دامن کی

پاکیزگی، حسن عمل اور نورانی جلال سے یہ وادی مہک اٹھی۔[15] انہوں نے کشمیر میں اسلام کی اشاعت کی اور کشمیر کی وادی کو امن کا گہوارہ بنایا اور ہر طرح کا تعصب فرقہ ورادیت کو ختم کیا۔ان لوگوں کے اہل کشمیر پر بہت سارے احسانات ہیں، جن صوفیاء اور اولیاء سلاطین کشمیر کے عہد میں اشاعت اسلام میں کردار ادا کیا وہ کشمیر کی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔

صوفی اور ولی کی تعریف

لفظ صوفی کو "صفا" سے نکلا ہے۔ صوفی اپنی ذات اور باطن میں سفر کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ صوفیائے کرام نے دنیا کو ٹھوکر مار دی اور وہ روش اختیار کرلی جس میں حرص اور ہوس کی ذرا بھی گنجائش نہیں تھی۔ ریاضت اور نفس کشی کا شیوہ اختیار کیا۔[16]

چودھویں اور پندرہویں صدی عیسوی میں صوفیوں کا اثر اپنے نقطہ عروج پر تھا۔اور اس حیثیت سے انہوں نے کشمیر کی معاشی، مذہبی اور ثقافتی زندگی کو علماء کی نسبت زیادہ متاثر کیا۔اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ عالم تھے اور پاکیزہ زندگی بسر کرتے تھے۔اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ عوام کے خیال میں وہ معجزے بھی دکھا سکتے تھے۔اشاعت اسلام میں کشمیر کے صوفی منش رشیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا چونکہ وہ سادہ تھے اور عوام سے بے لوث محبت کرتے تھے۔اس لیے انہوں نے عوام کے اذہان و قلوب کو بہت جلد متاثر کیا۔اس کے علاوہ صوفیوں کی طرف سے ذکر و فکر کی جو محفلیں ہوتی تھیں۔ وہاں کسی قسم کی روک ٹوک یا پابندی نہیں ہوتی تھی۔ان کی محفلوں میں اسلامی مساوات کے اصول رائج تھے۔اور پھر ان کی محفلوں میں مختلف طبقے کے لوگ بیٹھ کر خدا کے حضور ہدیہ نیاز پیش کرتے اور دولت وافلاس یا آقا و خادم کی تفریق قطعی طور پر فراموش کر دیتے تھے۔یوں کشمیر کے صوفیوں نے اشاعت اسلام کے ساتھ معاشرتی اصلاح میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔[17]
ارشاد باری تعالی ہے کہ "اس لیے وہ جان لیتا ہے کہ حق و تعالی ہی "حیُ" ہیں۔ ظاہراً و باطناً وہی علیم قادر ہے۔ ظاہراً و باطناً وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔[18]

ولی اللہ کا دوست ہوتا ہے۔انبیاء کرام کے بعد اولیاء کرام کا مقام ہے۔اولیاء اللہ کے لیے کوئی خاص دور نہیں ہوتا۔ان کا وجود ہر دور میں ہوتا ہے۔کیونکہ اولیاء کرام ہی سے بقائے عالم ہے۔ارشاد باری تعالی ہے "یعنی یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں دنیا میں اللہ کی ذات کے سوا کسی قسم کا کوئی خوف و غم نہیں ہوتا۔"[19] یہ لوگ صرف دین الہی میں مصروف رہتے ہیں۔اپنے شب و روز اللہ کی بارگاہ میں حاضری دے کر گزارتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی بھی شخص سے کسی قسم کا کوئی الجھاؤ نہیں رکھتے۔ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔خوش خلقی ان کی ایک اہم صفت ہوتی ہے۔

عہد سلاطین میں صوفیاء اور اولیاء۔

کشمیر میں اسلام کا سورج طلوع ہونے سے قبل تین مذاہب ہندومت، بدھ مت اور شیومت رائج تھے۔ کشمیر میں اسلام کی تبلیغ کا آغاز للتادتیہ کی تخت نشینی سے قبل ہی ہو گیا تھا۔ للتادتیہ کی تخت نشینی سے پہلے شام کے علاقے سے تقریبا 91 مسلمانوں کا ایک گروہ کشمیر میں اقامت پذیر ہو چکا تھا اور اسلام کی تبلیغ کے لیے بھرپور کوششیں کر رہا تھا۔اس گروہ کا سردار حمیم بن سامہ تھا۔ بزرگان دین نے ہی برصغیر اور کشمیر

میں اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیا۔ کشمیر میں اسلام جبراً یا فتوحات کے ذریعے نہیں پھیلا بلکہ تدریجی تبلیغ کے ذریعے سے پھیلا ہے۔ جس کی بنیاد ان اصحاب علم و عمل نے رکھی۔ جو جنوبی اور وسطی ایشیا سے اٹھ کر آئے تھے۔[20]

کشمیر میں لوگ جن بزرگان دین کے اخلاق سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان ہی بزرگوں میں سے ایک مشہور و معروف بزرگ سید عبدالرحمان بلبل شاہؒ تھے۔ جن کی تبلیغ سے اس وقت کا بادشاہ رنچن شاہ مسلمان ہوا اور پورے کشمیر میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے لگا۔ اس کے علاوہ کشمیر کے معروف و مشہور اولیاء اور صوفیاء میں سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان، ملا احمد علامہ، ملا افضل بخاری، ملا احمد کشمیری، ملا حافظ بغدادی، شیخ الاسلام مولانا کبیر، مولانا قاضی جمال الدین، ملا پارسا، مولانا حاجی بابا ادھم، علامہ سید شمس الدین اندرابی، مولانا سید محمد مدنی، مولانا سید محمد امین اویسی، مولانا رضی الدین، سید محمد قریشی، مولانا قاری سید علی ہمدانی، مولانا سید محمد ناظم، ملا محمد باقر روسی، ملا احمد رومی، خواجہ نورالدین آفتاب اور مولانا سید محمد ہمدانی کے نام شامل ہیں۔

عہد سلاطین میں اسلام کی اشاعت کے لیے تعلیمی ادارے

کشمیر میں صوفیاء و اولیاء نے اسلم کی اشاعت کے ساتھ معاشرہ کی اخلاقی اور معاشرتی تربیت کے لئے درسگاہیں بھی قائم کیں۔ یہ بزرگ جہاں جاتے وہاں کے لوگوں کو اسلامی درس دینا شروع کر دیتے تھے۔ یوں پوری وادی کشمیر میں علماء اور بزرگان دین اور سلاطین کشمیر نے مختلف علاقوں میں درسگاہیں، خانقاہیں اور تبلیغی مراکز جاری کئے۔ یہ درسگاہیں کشمیری مسلمانوں کی علمی عظمتوں کے نشانات کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔ ان مدارس سے یہ فائدہ ہوا کہ پورے کشمیر میں دینی تعلیم عام ہو گئی۔ جہالت، کفر اور ظلمت کا دور ختم ہو گیا۔ اور معاشرے کی اصلاح کا بہترین انتظام ہو گیا۔ لوگوں میں حصول علم کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ مدارس قائم ہوئے۔[21] لوگوں میں اخوت، بھائی چارے اور مساوات کا جذبہ پیدا ہوا۔ کشمیر حقوق و فرائض سے واقف ہوئے۔ معاشرے میں رہن سہن کے اسلامی طریقوں کا علم پھیلا۔ اسلامی اقدار کا جذبہ ان کے دلوں میں موجزن ہو گیا وہ معاشرتی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو بخوبی جاننے لگے۔ ان کا کردار و اخلاق سدھر گیا۔ سلاطین کشمیر کے دور میں قائم ہونے والے مدارس میں مدرسہ و لائبریری شہاب الدین، عروۃ الوثقی، مدرسہ ملا کبیر، مدرسہ خانقاہ شیخ اسماعیل کبیری، مدرسہ سیر، مدرسہ العلوم سیالکوٹ، سرینگر یونیورسٹی، قرآن کالج، قطب الدین کا قائم کردہ کالج، سلطان سکندر کا قائم کردہ کالج، بڈشاہی کالج، مدرسہ دارالشفا، مدرسہ سلطانیہ، اشم یونیورسٹی اور خانقاہ معلی شامل ہیں۔

صوفیاء کرام اور اولیاء کرام نے کشمیر میں اسلام کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ سلاطین کے عہد میں ان کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے اور بادشاہوں نے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں بھرپور ساتھ دیا اور کشمیر کو اسلام اور امن کا گہوارہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

References

[1]MS Naz (2003). Photo Kashmir. Lahore: Popular Academy Sir Color Road Chowk Urdu Bazar. P. 41.
[2] Shaista Rasool (2017). Advent of Islam in Kashmir: A Brief Introduction to the Contribution of Sayyid Ali Hammadani, *"North Asian International Research Journal of Social Science & Humanities"* Vol. 3 (12).291

[3] Jonaraja*, Dvitıya Rajatarangini,* trans. J.C.Dutt (Calcutta, 1898), p. 40.
[4] Malik, Bashir Ahmed and Raja Nezakat Ali Khan (2021). Role of Sufi Saints for Spread of Islam and Religious Harmony in Kashmir, *Hazara Islamicus*, Jan-June 2021, Vol. 10 (01).
[5] Farooq Bukhari (2013). Salam in Kashmir in Scenery and Background. Srinagar Ashraf Book Centre. p.4.
[6] Muhammad Ashraf Wani, *Islam in Kashmir* (Srinagar: Oriental Publishing House, 2004), p. 62.
[7] Jonaraja*, Dvitıya Rajatarangini,* trans. J.C.Dutt (Calcutta, 1898), p. 15.
[8] Shaista Rasool (2017). Advent of Islam in Kashmir: A Brief Introduction to the Contribution of Sayyid Ali Hammadani, *"North Asian International Research Journal of Social Science & Humanities"* Vol. 3 (12).293
[9] Farooq Bukhari (2013). Salam in Kashmir in Scenery and Background. Srinagar Ashraf Book Centre. p.62.
[10]Shaista Rasool (2017). Advent of Islam in Kashmir: A Brief Introduction to the Contribution of Sayyid Ali Hammadani, *"North Asian International Research Journal of Social Science & Humanities"* Vol. 3 (12). 294
[11] Farooq Bukhari (2013). Salam in Kashmir in Scenery and Background. Srinagar Ashraf Book Centre. p. 63.
[12] G. M. D. Sufi, *Kashir* (New Delhi: Light and Life Publishers, 1974), p. 83.
[13] Muhibul Hassan, *Kashmir Under the Sultans* (Delhi: Aakar Books, 1959), p. 40.
[14] Shaista Rasool (2017). Advent of Islam in Kashmir: A Brief Introduction to the Contribution of Sayyid Ali Hammadani, *"North Asian International Research Journal of Social Science & Humanities"* Vol. 3 (12)..296
[15] Benish Farooq (2012). The spread of Islam in Kashmir during the Muslim era. Muzaffarabad Study of Kashmir.
[16] Zia Tasnim Bilgrami. (1891). Roshni Minar.. Karachi. P. 2
[17] Salim Khan Gumi. (1988). Publication of Islam in Kashmir. Lahore: Urdu Bazar. p. 69
[18] The Qur'an. Chapter 42. Verse number 30
[19] The Qur'an. Surat Yunus. Paragraph 11. Verse 26
[20] GMD Sufi. (1948). Kashir Volume I. Lahore; University of the Punjab. P. 19
[21] Benish Farooq (2012). The spread of Islam in Kashmir during the Muslim era. Muzaffarabad Study of Kashmir